السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگرپاکستان میں زنا کے متعلق قانون شہادت کو عمل میں لایا جاتا ہے تو کیا اس سے زنا بڑھ جائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میرے محترم دوستو!آپ لوگ ان سوالات کی نوعیت پر بھی تو غور کر کیاایسے سوالات کسی عقل یا ہوش وحواس رکھنے والے کے ہوسکتے ہیں؟

اس سوال کا مطلب یہ ہوا کہ اگرچہ اس وقت پاکستان میں زنا کم ہے کیونکہ بڑھ جانا یہ کسی چیز کی فرع ہوتی ہے اس بات کی کہ پہلے یہ کم ہے لیکن اسلامی قانون شہادت کے عمل سے بڑھ جائے گا۔ حالانکہ یہ بات مشاہدات اورواقعات کے برخلاف ہے اس وقت زنا کے متعلق قانون شہادت ابھی عمل میں نہیں آیا ہے، تب بھی زنا اوراس کے اسباب ومحرکات ہمارے ملک میں پاکستان میں اس قدر زیادہ ہیں جوان کے تجربہ کے بعد زبان سے یہ الفاظ نکلتے ہیں کہ کیا

یہ اسلامی ملک ہے؟ اسلامی معاشرہ یا سوسائٹی ہے؟ ملحد اوربے دین لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں جن کی وجہ سے زنا اراس کے محرکات واسباب میں اضافہ ہوتا رہتا ہے مگر افسوس آج دیکھنے والوں کی آنکھیں دیکھنے سے محروم ہیں، ان کی آنکھوں کے سامنے معاشرہ کا بیڑہ غرق ہورہاہے مگران کو کچھ نظر نہیں آتا اورپھر اوپر سے یہ کہتے رہتے ہیں کہ اسلامی قانون شہادت عمل میں آئے گا تو زنا بڑھ جائے گا۔ تف وہ ایسی سمجھ پر۔ حیف ہوایسی بے ہودہ سوچ پر! دراصل ان کو اسلامی تہذیب کی شناخت نہیں ہے اسلام جو کہ پاک سوسائٹی کی بنیا درکھنا چاہتا ہے اس کو یہ لوگ جانتے تک نہیں ہیں، اسلام نے جو زنا کے قلع قمع کیلیۓ جوارشادات عالیہ دیئے ہیں ان سے یہ بھی عقل کے دشمن سراسر ناواقف ہیں، اسلامی قانون شہادت کا زنا کے بڑھنے یا کم ہونے میں کوئی حصہ نہیں ہے اس قانون کا ایک مقصد ہے جو آگے بیان کیا جاتا ہے۔ (إن شاء اللہ)

زنا کے بڑھنے کے اسباب صرف یہ ہیں کہ اسلام جیسا سماجی نظام وجود میں لانا چاہتا ہے اوراس کے لیے جو احکامات اوراوامر ونواہی فرمائے ان پر عمل نہیں ہے۔ اس حقیقت کو خوب ذہن نشین کرلینا چاہیے کہ اسلام ہر وقت ٹکٹکی تیار کر کے نہیں کھڑا ہے کہ بس کوئی آئے اوراس پر چڑھ کر اس کا خاتمہ کیا جائے، بلکہ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ ''آخرالدواء الکی'' یعنی داغنا آخری دوائی ہے، جو صرف اس حالت میں عمل میں لائی جاتی ہے جب مرض کا علاج دوسری دوائی سے نہ ہورہا ہو۔ ایسے نہیں ہے کہ جس کو سر میں درد ہو اس کو داغ دیا جائے یا جس کو پیٹ میں درد ہو اس کو بھی داغ لگایا جائے، بعینہ اسی طرح اسلامی حدود ایک آخری چارہ کار ہے۔ اس سے پہلے مسلمانوں کا معاشرہ ہوگا تو اول زنا کا بیج ہی ختم ہوجائے گا اس کے حدود کی ضرورت ہی پش نہیں آئے گی لیکن پھر بھی اگر ایسے معاشرے کے باوجود بھی کوئی نالائق منہ نکالتا ہے اورتمام پابندیوں کو توڑ کر نفس شیطان کا بندہ ہوجاتا ہے اورایسی بدکاری کرتا ہے تو اس کو ایسی عبرت ناک سزا دی جائے کہ دوسرے ایسے نالائق لوگوں کے لیے سبق بن جائے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد اجنبیہ غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرتا ہے تو تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے، یعنی شیطان ضروران کے دلوں میں ناجائز خیالات ڈالے گا اوروہی خیالات انسان کے ارادے کے اسباب بن جاتے ہیں اوراگر ارادہ کیا تو جا کر برائی کے گڑھے میں گرے گا۔ لیکن یہ حضرات اگرجان بوجھ کر یہی پرچار کرتے ہیں کہ عورتوں کو نکلوان کا پردہ چاک کروان کو کھلم کھلا میدانوں پر جلوہ افروز ہونے دو۔ یہی وجہ ہے کہ ہر تفریح گاہ جیسا کہ میلے اور کلفٹن بازار یں وغیرہ آج کل بے پردہ عورتوں سے بھری ہوئی ہیں۔ یہ لوگ ان کی بے پردگی کی حمایت کیوں کرتے ہیں، صرف اس لیے کہ ان کی حریص اور شہوت پرست آنکھوں کی ضیافت کا سامان یسر ہو اوران اچھی شکل وصورت والی حسین وجمیل عورتوں کو دیکھ کر ان کی بے لگام آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ ورنہ دوسروں کی عورت کو باہر نکالنے اوربے پردہ کرنے سے آخران کو اورکیا حاصل ہوتا ہے؟ جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے مگر آج کل کے مغرب زدہ انسان کالجز اوریونیورسٹیز میں مخلوط تعلیم کی کیوں حمایت کر کے اپنی بیٹیوں اور نورنظروں کو پروفیسروں اورشاگردوں کے ساتھ اکیلے ملاقات ومجلس کے لیے اوران کے ساتھ کندھا کندھے کے ساتھ ملا کر ان نام نہاد تعلیمی اداروں کے گندے ماحول میں خود جا کر چھوڑ کر آتے ہیں۔

میرا اپنا چشم دید واقعہ ہے کہ یونیورسٹیز میں ایسا ماحول ہے جیسا کہ ہندوؤں کی کتابوں میں ملتا ہے کہ سری کرشن پانی کے بیچ میں بیٹھا ہے اورکتنی ہی گوپیاں اس کے ادگرد کھڑی ہیں بعینہ، اسی طرح پروفیسر صاحب کرشن کا روپ بنا کے بیچ میں کرسی لگا کے بیٹھ جاتا ہے اوراس کے اردگرد زرق وبرق لباس میں ملبوس اورپاوڈر اورلب اسٹک کی سرخی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اوراپنے حسن کے بے پناہ ہتھیاروں سے لیس ہو کر وہ نوجوان لڑکیاں اس پروفیسر کے اردگرد گوپیوں کے روپ میں کرسیوں پر براجمان ہوتی ہیں۔ خدارا انصاف سے بتائیں ضمیر کی آواز کی طرف کان دے کر سنو، اس ہیئت اور کیفیت میں پروفیسر صاحبان کیا پڑھاتے ہوں گے اوروہ طالبات کیا سبق حاصل کرتی ہوں گی، کیا یہ بھی میرے لکھنے کے متقاضی ہے؟ اورپھر میرا یہ بھی تجربہ ہے کہ یہ پروفیسر محض ان نوجوان لڑکیوں کے منظور نظر بننے کی خاطر امتحانوں میں زیادہ نمبر دے دیتے ہیں حتی کہ کچھ لڑکے ڈبل یا ٹرپل ایم۔ اے کررہے ہوتے ہیں اوروہ یونیورسٹی ''حور'' ایم۔ اے کے پہلا امتحان دے رہی ہوتی ہے، پھر بھی اس کو اس لڑکے سے زیادہ نمبر ملیں گے اوروہ لڑکا جس کو زیادہ نمبر ملنے کا امکان ہوتا ہے اس کو کم نمبر دیئے جاتے ہیں۔

راقم الحروف کی آنکھوں نے کیا کچھ دیکھا ہے یہ داستان بہت لمبی ہے جس کو بیان کرنے کی یہاں گنجائش نہیں ہے تو ایسے ماحول میں اورایسے جذبات سفلیہ کو بھڑکانے والے حالات میں نوجوانوں میں زنا کے محرکات اوراس کی مائل کرنے کی باتیں پیدا نہ ہوں گی تو کیا وہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما جیسے پاکباز انسان بنیں گے؟ یہاں پر اور بھی بہت کچھ لکھ سکتے ہیں، مگر سر دست اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

ب:......اسلام کا حکم ہے کہ کوئی غیر مرد کسی غیر محرم عورت کی طرف نہ دیکھے، اسی طرح عورت کو بھی یہی حکم ہے کہ غیر مرد سے اپنی نظر کو جھکائے (سورة النور) لیکن اس حکم کی ہمارے ملک میں پاکستان میں جو مٹی پلید کی

جاتی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔

ج:......اسلام کا یہ حکم ہے کہ دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت اور بغیر سلام کیے ہوئے مت داخل ہو، (سورۃ النور) نبی کریم ﷺ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی آدمی نے کسی دوسرے کے گھر کے سوراخ وغیرہ سے گھر والوں کی بے خبری کی حالت میں دیکھا اور گھر والوں کو اس کا پتہ پڑ گیا اور انہوں نے کسی چیز سے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو ان پر کوئی دیت وغیرہ نہیں ہوگی۔

د:......اسلام کا حکم ہے کہ آپ کے خادم یا آپ کے چھوٹے بچے دو تین وقتوں میں اپنے والدین سے اجازت لے کر پھر آئیں۔ (1) صبح کی نماز سے تھوڑا پہلے (2) دوپہر کے وقت جب گھر والے گرمی کی وجہ سے کپڑے وغیرہ اتار کر سو رہے ہوں (3) عشاء کی نماز کے بعد (سورۃ النور) یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ یہ اوقات خلوت کے ہوتے ہیں انسان اپنے گھر میں اپنی بیوی کے ساتھ خلوت میں یا ایسے لباس میں ہو سکتا ہے جس میں ان کو دیکھنا جائز اور مناسب نہیں، کیونکہ اگر بچوں نے اس عمر میں ایسی چیز کا مشاہدہ کیا تو وہ شہوانی خیالات کی طرف متوجہ ہو سکتے ہیں، لہذا دین اسلام میں اتنی بھی اجازت نہیں ہے کہ چھوٹے بچے بھی اپنے والدین کے پاس ان اوقات میں بغیر اجازت کے نہیں جا سکتے۔ آج اسی دین کے پیروکاروں کا کیا حال ہے۔ ان کے گھر T.V سے بھرے ہوئے ہیں۔ جن سے کئی فحش ڈرامے، بیہودہ موسیقی اور انتہائی شرم ناک باتیں نشر ہوتی ہیں۔ اجنبی عورتوں کی صورتیں واضح طور پر دیکھی جاتی ہیں، حالانکہ ان کو ان عورتوں سے نظروں کو جھکانے کا حکم ہے، خدا کے لیے ان پر کچھ غور کریں جن گھروں میں ایسی فاحش مناظر اور بے حیائی والی باتیں ہوں گی ان کی اخلاقی حالت کیا ہوگی؟ ایسے گھر فحاشی کے اڈے نہ بنیں گے تو کیا پاکیزہ انسانوں والے ماحول بنیں گے؟ دل اور نفس اسی طرح نفسانی خواہشات مرد اور عورت دونوں میں فطرتاً رکھی ہوئی ہے، پھر ایسے گھروں میں جب ایسے بے حیا مناظر نشر ہوں گے تو کیا ان شوق سے دیکھنے والوں مرد عورتوں کے دلوں میں سفلی جزبات کو بھڑکانے والے محرکات پیدا نہیں ہوں گے؟ یہاں کچھ اور بھی زیادہ کچھ لکھنے کی ضرورت ہے لیکن کاغذ کی تنگ دامنی اور مضمون کی طوالت سے بچنے کے لیے قلم کو روکنا پڑ رہا ہے۔

ھ:......اسلام جاندار چیزوں کی تصویر کشی سے سختی سے روکتا ہے، اس سلسلے میں بے شمار احادیث تواتر کے درجہ تک پہنچی ہوئی ہیں، تصویر کی ان بے انداز خرابیوں اور برائیوں میں سے ایک یہ بھی ہے اس فن کو اتنا فروغ دیا گیا ہے جو عورتوں کی چھپی تصویروں کو تو چھوڑو، برہنہ تصاویر بھی راقم الحروف نے دیکھی ہیں، تم کسی بھی دکان پر جاؤ گے تو تقریباً ہر چیز پر عورت کی تصویر نظر آئے گی خاص طور پر دارالل‍باس پر جاؤ گے تو وہاں عورت کا بڑا مجسمہ نظر آئے گا، ایسا سب کچھ کیوں ہے؟

و:......گانا بجانا، صحیح بخاری کی حدیث سے حرام و ناجائز معلوم ہوتا ہے لیکن ہماری قوم کا کیا حال ہے جو گانے بجانے اور ڈانس وغیرہ سے اس کو فراغت ہی نہیں ملتی، کیا گانے بجانے اور ساز وغیرہ کے برے نتائج سے ہمارے سمجھدار لوگ عاجز ہیں، میرے خیال میں گانا بجانا اور اس آواز وغیرہ سے انسان کے دل و دماغ پر ایسا خراب اثر پڑتا ہے اور اس کی عقل پر اتنا نشہ چڑھا دیتا ہے کہ اتنا نشہ شراب بھی نہیں چڑھاتی، ایسا ساز سننے والا جس عورت سے وہ ساز یا آواز سن رہا ہوتا ہے تو اس کو ایسے خیالات آتے ہیں ابھی ابھی اٹھ یا جا کر اس بہترین آواز والی عورت کو اپنی آغوش میں لے۔ ہمارے سلف صالحین نے ایسے ساز والی آواز کو زنا کا محرک یا رقیۃ الزنا تصور کیا ہے۔ اسی طرح کئی دوسری ایسی اشیاء وغیر ہمارے ملک میں بہت ہیں۔ کیا وہ ساری اشیاء زنا کی محرکات میں سے نہیں ہیں اور بالفعل اس کے اضافہ میں بہت بڑا رول ادا نہیں کیا ہے؟ کیا یہ سینمائیں وغیرہ زنا کے وجود میں لانے کی کامیاب فیکٹریاں نہیں ہیں؟ اگر یقیناً ہیں جیسا کہ یقیناً ہیں بھی تو پھر وہ معترض حضرات بتائیں اتنے بڑے زنا کا طوفان بدتمیزی میں آخر اسلام کا قانون شہادت کیا اضافہ کرے گا، آخر اس حالت میں اضافہ کی گنجائش کہاں ہے، پیمانہ پہلے ہی لبریز ہے، اگر کچھ ڈالو گے تو چھلک پڑے گا، باقی اس میں کیا اضافہ ہوگا؟ آپ نرم مزاجی سے میری گزارشات پر نظر ڈالیں، پھر سوچیں کیا میں نے جھوٹ لکھا ہے؟

بہر حال زنا اور اس کے محرکات کے اضافے کا سب سے بڑا سبب اسلامی قوانین کی پاسداری نہ کرنا اور اسلامی معاشرے کے لیے اللہ تعالی کی طرف سے دیے ہوئے احکامات سے انحراف اور اوپر بیان کیے ہوئے بے حیائی کے کاموں سے لگاؤ رکھنے کی وجہ سے ہے۔

اب میں اسلام کی زنا کے متعلق شہادت کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں، اسلام نے جو احکامات، سوسائٹی اور معاشرے کو پاکیزہ رکھنے کے لیے دیئے ہیں، ان پر اگر ہم پوری طرح عزم و استقلال سے عمل کریں، تو نتیجتاً ایک ایسا معاشرہ وجود میں آئے گا جس میں زنا تو دور کی بات ہے زنا کی بو بھی نہیں آئے گی اور نہ ہی اس تک پہنچنے کے اسباب و محرکات ہوں گے، ایسے معاشرے میں اولاً زنا ہوگا ہی نہیں، لیکن پھر بھی اگر کوئی جنیت و بدباطن انسان جرات کر کے انتہائی برا کام کرتا ہے تو اسلام نے اس کے لیے نہایت ہی سخت اور عبرتناک سزا تجویز کی ہے، یعنی اگر غیر شادی شدہ کنوارہ ہے تو اسے ۱۰۰ سو کوڑے لگائے جائیں اور اگر شادی شدہ ہے تو اس کو رجم (سنگسار) کرنے کا حکم ہے، اور اس کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہئے تاکہ سب کو اس سے عبرت حاصل ہو، مطلب کہ اسلام کے احکامات پر عمل کرنے سے اول تو ایسی برائی وجود میں ہی نہیں آئے گی اگر اکا دکا واقعہ ہو بھی گیا تو اس کو سزا بھی ایسی ملے گی جس سے دوسرے بھی سبق حاصل کریں گے اور ایسی بے حیائی سے باز آئیں گے۔

اب جب کہ زنا کے لیے اتنی بڑی سزا مجوزہ ہے تو اس کے نفاذ کے لیے گواہی بھی ایسی پکی ہونی چاہیے، کیونکہ رجم (سنگسار) والا آدمی تو یقیناً ختم ہو جائے گا، لیکن جس کو سو کوڑے لگیں گے وہ بھی تو بڑے خطرے میں ہے، یعنی جان جانے کا بھی خطرہ ہے، لہذا انسانی حیاتی کو مدنظر رکھ کر اس کی ثابتی کے لیے ایسا سخت قانون شہادت مقرر کیا گیا ہے ورنہ اگر ایک دو آدمیوں کی گواہی کافی سمجھی جاتی تو پھر کتنے ہی لوگ محض اپنی ذاتی دشمنی اور عناد کی بنا پر کسی پرہیزگار آدمی کو بھی اس میں ملوث کر سکتے ہیں تاکہ اس کی جان جوکھے میں چلی جائے۔ اسی طرح کئی بے گناہ بھی اس کی لپیٹ میں آ سکتے ہیں، اس لیے قانون شہادت کو سخت مقرر کیا گیا ہے۔ اس صورت میں معاشرہ پاک ہونے کی وجہ سے اول تو زنا کا وجود ہی نہیں ہوگا اگر کسی سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی اور دو تین آدمیوں نے دیکھ بھی لیا ہے لیکن چار گواہوں کا معاملہ پورا نہیں ہوا ہے، لہذا ان لوگوں کو چاہیے کہ وہ اس کی پردہ پوشی کریں شاید وہ مرد بھی شرمندہ ہو کر اپنے کیے ہوئے گناہ پر از حد پشیمان ہوا و سچے دل سے توبہ تائب ہو اور اللہ تعالی اس کو معاف فرما دے۔ بہر حال گواہوں کا اندازہ پورا نہیں ہے تو ان کو پردہ پوشی کرنی چاہیے کیونکہ ایسے پاکیزہ معاشرہ جس کے اکثر لوگ اس کام سے دور ہوتے ہیں، اس میں ایک دو مثالوں سے کوئی نمایاں نقصان نہیں ہوتا۔ اس لیے گواہوں کے نامکمل ہونے کے موقع پر اس پر پردہ پوشی کرنا ہی بہترین طرز عمل ہے، نہ کہ ڈنڈھورا پیٹا جائے تاکہ جس کو پتہ نہیں ہے اس کو بھی پتہ چل جائے۔ اس طرح سے مسلم معاشرہ میں بے حیائی کی اشاعت ہوگی اور لوگ سوچیں گے کہ اس سوسائٹی میں بھی ایسے مرد یا خواتین موجود ہیں جن سے برائی کا کام پورا کروایا جا سکتا ہے۔ اس طرح یہ چیز اور زیادہ معاشرے کی خرابی کا باعث بن جائے گی۔ اور لوگ برائی کا سوچیں گے، اور پردہ پوش سے برائی کی اتنی اشاعت نہیں ہوگی، قرآن کریم میں بھی برائی کی اشاعت کے بارے میں سخت مذمت کی گئی ہے، جس طرح اللہ تعالی فرماتے ہیں:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (النور:۱۹)

یعنی ''بے شک وہ لوگ جو ایمان والے لوگوں میں بے حیائی کی بات پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لیے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ کیونکہ ان لوگوں کی بے حیائی کی بات کو اشاعت کرنے سے جو خطرناک نتائج نکلیں گے یا تباہ کن اثرات پیدا ہوں گے ان کی سنگینی کا علم اللہ تعالی ہی رکھتا ہے، تمہیں اس کا کوئی علم نہیں۔''

بہر حال بے حیائی جس طرح خود بے حد خراب اور بڑا گناہ کا کام ہے اس طرح اس کی اشاعت اور ترویج بھی نہایت ہی خراب اور گناہ کا کام ہے ۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے :

((من ستر مسلما ستره الله فی الدنیا والآخرة)) (مسلم)

''یعنی کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالی دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔''

مگر یہ ساری باتیں وہاں کارگر ثابت ہوں گی ۔ جہاں اسلامی معاشرہ قائم ہوگا ۔ باقی ہمارا ملک جس میں پہلے ہی بے حیائی کی فیکٹریاں اور کارخانے ہیں ، اسلامی نظام والا معاشرہ ہی نہیں ہے بے حیائی کی باتیں عروج پر ہیں ۔ برائی کے محرکات چپے چپے پر قدم قدم پر سامنے آرہے ہیں ، ایسے ماحول میں کوئی بھی اسلامی قانون کارآمد ثابت نہیں ہوگا اگرچہ اس کی تقاضا کے لیے سر دھڑ کی بازی لگائی جائے لہذا ہمارے مسلمانوں کو سنجیدگی کے ساتھ سوچنا چاہیے اور ذہن میں رکھنا چاہیے کہ کوئی بھی اسلامی قانون برائی کو پھیلانے اور اس میں اضافے کا باعث نہیں بن سکتا ، بلکہ اسلام کے سارے قوانین نور اور روشنی رشد و ہدایت کے راستے ہیں ۔ ان پر عمل کرنے سے دنیا آخرت دونوں میں انسان سرخرو ہو سکتا ہے اور برائی کا نام و نشان نیست و نابود ہو جائے گا ، لیکن اگر ہمارا معاشرہ ہی خراب ہو تو بجائے اسلامی قوانین پر نکتہ چینی کرنے کے اپنے معاشرے کی اصلاح کرنی چاہیے لیکن لوگ خواہ مخواہ پانی اندرونی خباثتوں کو ظاہر کرنے کی خاطر لوگوں کے سامنے فضول اور بیہودہ سوالات اٹھا کر کوئی ان کی خدمت نہیں کر رہے اور نہ ہی مجموعی طور پر انسانی بھلائی کا سامان اکٹھا کرتے ہیں محض اپنا منہ خراب کرتے ہوئے اپنا وقت ضائع کرتے ہیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 483

محدث فتویٰ